ترجمہ:- حضرت ابوموسیٰ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسنے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں جائیگا۔ بخاری

تشریح:- ٹھنڈے وقت کی نماز مراد ہے صبح کی یا عصر کی، یا صبح کی اور عشاء کی۔ یہاں بھی ان نمازوں کی مخصوص فضیلت ظاہر کی گئی ہے۔

(۵۷۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْكُمْ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ كَیْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنٰهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی طرف سے تمہارے پیچھے فرشتے دن کو بھی اور رات کو بھی آتے (رہتے) ہیں۔ وہ صبح کی اور عصر کی نمازمیں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تمہارے درمیان تھے (اللہ کی طرف) پرواز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے (بندوں کے احوال) دریافت کرتا ہے۔ حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں (کے احوال) سے واقف ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم انھیں نماز پڑھتے چھوڑ کر آرہے ہیں اور جب ہم گئے تھے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔ بخاری

دن اور رات کے فرشتے

دن اور رات کے فرشتے الگ الگ ہیں جو بندوں کے احوال لکھتے ہیں۔ رات کے فرشتے فجر تک رہتے اور دن کے فرشتے فجر میں آجاتے ہیں۔ چنانچہ رات کے فرشتے صبح کی نماز کے بعد چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ان کے اعمال درج کرتے ہیں وہ عصر کی نماز تک رہتے ہیں۔ عصر کی نماز میں رات کے فرشتے آجاتے ہیں اور دن کے فرشتے رخصت ہوجاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ اپنے ان کارپردازوں پر اپنے نیک بندوں کی عبادت واطاعت پر فخر کرنے کیلئے ان سے اپنے بندوں کے حالات دریافت کرتے ہیں حالانکہ وہ خود ان حالات سے واقف ہیں۔ اس اظہار فخر کا منشا یہ ہے کہ تخلیق آدم کے وقت فرشتوں نے آدم پر یہ اعتراض کیا تھا کہ اللہ کے دربار میں ہمارے اعمال بھلائی کے ساتھ پیش کئے جائیں۔

(۵۸۰) وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا یَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ یَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ یُدْرِكْهُ ثُمَّ یَكُبُّهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْقُشَیْرِیُّ بَدَلَ الْقَسْرِیِّ۔

ترجمہ:- حضرت جندب القسریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے وہ (دنیا اور آخرت میں) اللہ کے عہد وامان میں ہے تو (دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ) تم سے اللہ اپنے عہد کے بارہ میں کچھ مواخذہ نہ کرلے۔ اسلئے کہ اللہ اپنے جس عہد کے بارہ میں کسی سے کچھ مواخذہ کریگا اسے پکڑ منہ کے بل دوزخ میں ڈالدیگا۔ مسلم۔ اور مصابیح کے بعض نسخوں میں (صحابی کی نسبت) قسری کی بجائے قشیری ہے

بندے اور رب کے درمیان عہد

صبح کی نماز کا آغاز گویا اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا آغاز ہے۔ دن شروع ہوتے ہی جب اللہ کا ایک بندہ اپنا فرض ادا کردیتا ہے تو پھر اس کا پورا دن اللہ کی حفاظت وامان میں گذرتا ہے۔ صبح کی نماز کی حیثیت اللہ کے ایک عہد کی سی ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہوتا ہے۔ اب جو شخص اس مؤمن کو کوئی جانی مالی یا روحانی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اللہ کے عہد میں خلل انداز ہوتا ہے اور اللہ کا عہد کوئی معمولی عہد نہیں ہے وہ ہر اس شخص سے جو اللہ کے اس عہد کو توڑنے کی سعی کرتا ہے مواخذہ کرے گا۔ اور جس سے اللہ مواخذہ کرلے پھر اس کا چھٹکارا نہیں۔

(۵۸۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّآ اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ

صَبِيحٍ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان میں اور پہلی صف (کھڑے ہونے کا) کیا ثواب ہے تو پھر قرعہ اندازی کے علاوہ انہیں کوئی راہ نہ ملے۔ بلاشبہ وہ (اس فضیلت کے حصول کے لئے) قرعہ اندازی کریں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ ظہر کی نماز کے لئے سویرے نکلنے میں کیا اجر ہے تو یقیناً وہ اس کی طرف سبقت کریں اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء کی (نماز) میں کیا کچھ ثواب ہے تو یقیناً ان نمازوں (کو ادا کرنے کے لئے مسجد) میں آئیں اگرچہ سرین کے بل چلنا پڑے۔ بخاری مسلم۔

تشریح :۔ تہجیر کے معنی ہیں کہ گرمی کے علاوہ دوسرے موسم میں جلدی نماز پڑھی جائے۔ اس لئے گرمی میں ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ یا اس سے مراد یہ ہے کہ اطاعت وعبادت کے اہتمام میں عجلت کی جائے۔ بعض نے تہجیر کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے لئے پہر کو نکلنا اگرچہ جلدی میں چلنے کی قوت نہ آئے اور چوتڑوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر پہونچیں۔ جوڑوں

(۵۸۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منافقین پر عشاء اور فجر سے زیادہ کوئی نماز گراں نہیں ہے اور اگر وہ (یقین کے ساتھ اور عقیدۂ صحیح کے ساتھ) جان لیں کہ ان نمازوں میں کیا کچھ (ثواب) ہے تو بلاشبہ ان نمازوں میں آئیں اگرچہ چوتڑوں کے بل (گھسٹ گھسٹ کر) آنا پڑے۔ بخاری مسلم۔

عشاء اور فجر میں سستی کرنا نفاق کی علامت ہے

کہ منافقین نماز محض نمائش کے لئے پڑھتے ہیں اور نمازوں کے یہ وقت آرام کے ہوتے ہیں۔ ان میں ٹھنڈ بھی ہوتی ہے اور اندھیرا بھی ہوتا ہے اور اس وقت نماز نمائش بھی بے کار ہے کہ اندھیرے میں آدمی کا پہچاننا بھی مشکل ہوتا ہے۔ نماز کی ادائیگی ان اوقات میں ایسے شخص پر یقیناً بہت گراں ہوگی جو رضاء الٰہی کی خاطر نماز پڑھتا ہو۔ اس لئے نفاق کی اس خصلت سے مومنوں کو بچنا چاہئے کہیں منافقین کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے

(۵۸۲) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ :۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات (نماز کے لئے) قیام کیا، اور جس شخص نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے گویا ساری رات (نماز کے لئے) قیام کیا۔ مسلم۔

عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب

اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے یا تو صبح کی نماز کا ثواب عشاء سے دوگنا ہے یا برابر ہے۔ لیکن ثواب کی یہ نوعیت جماعت کے ساتھ ہے۔

(۵۸۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ وَلَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (کہ اس بات کا خیال رکھو) کہ مغرب کی نماز کا نام لینے میں یہ گنوار تم پر غالب آجائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ گنوار مغرب کی نماز کو عشاء کہا کرتے تھے، اور آپؐ نے (یہ بھی) فرمایا کہ عشاء کی نماز کا نام لینے میں گنوار تم پر غالب نہ آجائیں۔ کیونکہ اللہ کی کتاب میں وہ عشاء (ہی کے نام سے) ہے دیہاتی اونٹنیوں کا دودھ دوہنے کی وجہ سے اسے عتمہ کہتے تھے (اور عشاء میں تاجر سے آتے تھے)۔ مسلم۔

Marfat.com

دیہات کے لوگ مغرب کی نماز کو عشاء اور عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے تھے۔ آپ کے منع فرمانے کا منشاء یہ تھا کہ مسلمانوں کی زبانوں پر غیر شرعی اصطلاحیں جاری نہ ہو جائیں اور مسلمان کتاب و سنت کے مقرر کردہ اسماء و القاب کی بجائے غیر اسلامی تہذیب و معاشرت کے غلبہ سے متاثر ہو کر اسی زبان میں بات کرنے لگیں چونکہ عام مسلمان بھی اپنی زبان میں عتمہ کا لفظ استعمال کرتے تھے اس لئے بعض احادیث میں بھی عشاء کو عتمہ کہا گیا۔ یہ اسوقت کی بات ہے جب تک اس لفظ کے استعمال کی ممانعت نہیں کی گئی تھی۔ اگرچہ حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ حکم اعراب کے لئے معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ وہ اسلام لانے سے قبل فروعی احکام کے مکلف نہیں اس لئے حقیقت میں یہ حکم مسلمانوں ہی کو دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کا نام عتمہ رکھنے کی وجہ بھی فرما دی کہ کانت تعتم بحلاب الابل تعتم کا لفظ حدیث صحیح میں صیغہ معروف کے ساتھ ہے۔ عتمہ تاریکی کو کہتے ہیں۔ چونکہ غروب شفق کے بعد اونٹنیوں کا دودھ نکالتے لوگ عشاء کی نماز پڑھتے تھے اس لئے عتمہ کہا جانے لگا۔ اور ایک روایت میں تُعْتِمُ صیغہ مجہول ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت اسلام میں عشاء کی نماز فرض ہوئی اس وقت کا نام عام بول چال میں عتمہ تھا اونٹنیوں کا دودھ دوہنے کی وجہ سے عشاء کے وقت اچھی خاصی تاریکی ہو جاتی تھی۔ اس بنا پر لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ کہنے لگے ہیں میں اس لفظ کا استعمال مکروہ قرار پایا۔

(۵۸۵) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ:۔ حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ احزاب میں) خندق والے دن فرمایا کہ (ان کمبخت) کافروں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے جو عصر کی نماز ہے باز رکھا۔ خدا ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ بخاری، مسلم۔

صلوٰۃ وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے

اس لڑائی کو خندق والے دن سے اس لئے تعبیر کیا کہ اس جنگ میں مدینہ کے گرد حضرت سلمان فارسیؓ کی رائے سے خندق کھود دی گئی تھی۔ اس خندق کی کھدائی میں خود رسول اللہ بھی شریک تھے یہ ۴ھ یا ۵ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں صحابہ نے اور رسول اللہ نے بھوک، سردی اور محنت کی بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔ اسمیں چونکہ کفار مسلسل تیر اندازی کر رہے تھے انکی مدافعت ضروری تھی۔ اس بنا پر مسلمانوں کی چار نمازیں جنمیں عصر بھی تھی قضا ہو گئیں۔ عصر کی نماز کی فضیلت زیادہ تھی اس لئے خاص طور پر اسی کے متعلق فرمایا۔ حدیث میں جو بددعا کے الفاظ ہیں ان سے مراد دنیا اور آخرت کا عذاب مراد ہے۔ رسول اللہ کی عادت بددعا کی نہ تھی چنانچہ جنگ احد میں شدید تکلیف اٹھانیکے باوجود کفار کے حق میں بددعا نہ فرمائی۔ اسکی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جہاں خاص آپکی ذات کو تکلیف پہونچی وہاں آپ نے بددعا نہیں کی اور جو نکہ یہاں اللہ کا ایک فرض اور اس کا حق فوت ہوا اس لئے آپ نے بددعا فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر کو کہتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ امام احمدؒ اور اکثر علماء تابعین اور فقہاء صحابہ کا یہی خیال ہے۔ قرآن کی آیت سے اسکی تائید ہوتی ہے حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ میں وسطیٰ کے معنی عصر ہی کے قرار دیئے گئے۔ اکثر صحابہ کا جو اس آیت کی تفسیر میں اختلاف واقع ہوا وہ اس حدیث کی سماعت سے قبل تھا۔ اس حدیث سے وسطیٰ کے معنی عصر کے معین ہو گئے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

دوسری فصل

(۵۸۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن مسعود اور سمرۃ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز وسطیٰ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) نماز عصر ہے (کہ یہ دن کی دو نمازوں اور رات کی دو نمازوں کے درمیان واقع ہوتی ہے) ترمذی۔

(۵۸۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی آیت کے بارہ میں (جس میں کہا گیا ہے) کہ صبح کی نماز (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے۔ یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ فجر کا قرآن سننے کے لئے دن اور رات کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ ترمذی۔

Marfat.com

تشریح :۔ فجر کی نماز کی قراءۃ سننے کے لئے اعمال لکھنے والے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ مشہود سے مراد فرشتے ہیں۔ فجر کے قرآن سے مراد فجر کی نماز کی قراءۃ ہے۔ اس کو قرآن اس لئے کہا کہ قراءۃ نماز کا ایک رکن ہے جس طرح سجدہ یا رکوع کو بعض جگہ نماز سے تعبیر کر دیا گیا اسیطرح قراءۃ سے بھی نماز فجر مراد لیگئی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

(۵۸۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا۔

تیسری فصل :۔ ترجمہ ۔ حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت عائشہ رضؓ (دونوں) فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ (سے مراد) ظہر کی نماز ہے (کہ یہ دن کے وسط میں ہے) مالک نے اس روایت کو زید سے اور ترمذی نے حضرت زید اور حضرت عائشہؓ سے بغیر سند کے روایت کیا ہے۔

تشریح :۔ ان حضرات کی یہ رائے حدیث ۵۸۵ سے پہلے تھی گویا اپنے اجتہاد سے انھوں نے وسطیٰ کا مطلب ظہر کی نماز سمجھا تھا۔

(۵۸۹) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلٰوةً أَشَدَّ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ۔

ترجمہ :۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز (سویرا) دوپہر میں پڑھتے چنانچہ ظہر کی نماز سے زیادہ کوئی نماز رسول اللہ کے صحابہ پر سخت نہیں تھی، تب یہ آیت اتری کہ (سب) نمازوں کی پابندی کرو اور درمیان والی نماز کی (خاص طور پر) زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز سے پہلے اور پیچھے دو دو نمازیں ہیں (اس لئے یہ درمیان والی نماز ہے) احمد۔ ابوداؤد۔

تشریح :۔ آخری جملے سے ظاہر ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ کے معنی حضرت زید نے اپنے اجتہاد سے بتلائے ہیں۔ رسول اللہ کے الفاظ نہیں۔ اور یہاں بھی سویرا پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ گرمیوں کے علاوہ دوسرے موسم میں آپ نماز سویرا پڑھتے۔

(۵۹۰) وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضؓ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُؤَطَّا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا۔

ترجمہ :۔ حضرت مالک کو یہ روایت پہونچی کہ حضرت علی اور ابن عباس کہا کرتے تھے کہ صلوٰۃ وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔ مؤطا اور ترمذی نے ابن عمر اور ابن عباس سے یہ روایت بغیر سند کے ذکر کی ہے۔

تشریح :۔ یہ بھی صحابہ کا ذاتی اجتہاد ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد ان کے علم میں نہ ہوگا۔ امام مالک اور شافعی کی رائے اسی حدیث کے مطابق ہے۔ ماوردی جو اونچے درجے کے شافعی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ امام شافعی نے صبح کی نماز کو صراحت کے ساتھ صلوٰۃ وسطیٰ کہا ہے۔ البتہ نووی نے جو خود شافعی ہیں ان حدیثوں کو صحیح قرار دیا ہے جنمیں عصر کی نماز کو صلوٰۃ وسطیٰ کہا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ امام شافعی کو وہ صحیح حدیثیں نہ پہنچی ہوں ورنہ انکے اصول کے مطابق ان کا مسلک بھی یہی ہونا چاہئے جو حنفیہ کا ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر میرا کوئی قول کسی صحیح حدیث کیخلاف پاؤ تو اس قول کو دیوار پر دے مارو کہ میرا مسلک صحیح حدیث پر عمل کرنا ہے

(۵۹۱) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا إِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيْسَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

ترجمہ :۔ حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے لئے (گھر سے مسجد کی طرف) جاتا ہے وہ ایمان کا پرچم اٹھا کر لیجاتا ہے اور جو (نماز کی بجائے) بازار (وغیرہ یعنی دنیوی امور) کی طرف جاتا ہے وہ شیطان کا پرچم اٹھا کر لیجاتا ہے (ابن ماجہ)

صبح کا نمازی لشکر ایمان کا علمبردار ہے

طیبی کہتے ہیں کہ تمثیل کے طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ صبح کو نماز کیلئے جانے والے مومن کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ کے لشکر کا سپاہی بنکر شیطان سے جنگ کرنیکے لئے پرچم اٹھا کر سب سے آگے

Marfat.com

چیتا ہے۔ اور جو شخص نماز کے بجائے صبح ہی صبح بازار کی طرف چلا جائے وہ شیطان کے لشکر کا علمبردار ہے جو شیطان کی شوکت بڑھاتا اور دین کی عظمت گھٹاتا۔
بازار سے مراد یہ ہے کہ نماز کا فریضہ اول ادا کرنے کی بجائے دنیا کے دوسرے مشاغل میں لگ جائے بازار چونکہ ایسی جگہ ہے جہ
بیشتر دنیوی مصروفیات رہتی ہیں جو دین کو فراموش کرا دیتی ہیں اس لئے بازار کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے بعد اپنے کار
رزقِ حلال کی طلب اور بال بچوں کی ضروریات فراہم کرنے کے لئے بازار میں جانا اور بیٹھنا حرام نہیں بلکہ صحیح نیت کے ساتھ یہ کار
بھی عبادت ہی میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایسا شخص اللہ ہی کے لشکر کا سپاہی ہے۔

مراجع المشکوٰۃ جزء ششم

حدیث ۴۳۸ - بخاری - کتاب الوضوء - باب البول فی الماء الدائم - مسلم - کتاب الطہارۃ - باب النہی عن البول فی الماء الراکد - حدیث ۴۳۹ - مسلم - کتاب الطہارۃ - باب النہی عن البول فی الماء الراکد - حدیث ۴۴۰ - بخاری - کتاب الوضوء - باب استعمال فضل وضوء الناس - کتاب المناقب - باب صفۃ النبیؐ - باب خاتم النبوۃ - کتاب المرضیٰ - باب من ذہب بالصبی المریض کتاب الدعوات - باب الدعا للصبیان بالبرکۃ - مسلم - کتاب الفضائل - اثبات خاتم النبوت - حدیث ۴۴۱ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ - باب نجس الماء - ترمذی ابواب الطہارۃ - باب ماجاء ان الماء لا ینجسہ شیء - نسائی - کتاب الطہارۃ - باب التوقیت فی الماء - کتاب الطہارۃ - باب التوقیت فی الماء - دارمی - کتاب الوضوء - باب قدر الماء الذی لا ینجس - مسند احمد - مطبوعہ مصر قدیم ص ۱۲ ج ۲ و ص ۳۸ - حدیث ۴۴۲ - ترمذی - ابواب الطہارۃ - باب ماجاء ان الماء لا ینجسہ شیء - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ - باب ماجاء فی بیر بضاعۃ - نسائی - کتاب الطہارۃ - باب ذکر بیر بضاعۃ - مسند احمد - مطبوعہ مصر قدیم ص ۳۱ ج ۱ - حدیث ۴۴۳ - مالک - العمل فی الوضوء - الطہور للوضوء - ترمذی - ابواب الطہارۃ - باب فی ماء البحر انہ طہور - نسائی - کتاب الماء فی البحر - ابن ماجہ - ابواب الطہارۃ وسننہا - باب الوضوء بماء البحر دارمی - کتاب الوضوء - باب الوضوء من ماء البحر - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ باب الوضوء بماء البحر - حدیث ۴۴۴ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ - باب الوضوء بالنبیذ - احمد - مطبوعہ مصر قدیم ص ۴۰۲ ج ۱ - ترمذی - ابواب الطہارۃ - باب الوضوء بالنبیذ - حدیث ۴۴۵ - مالک - الطہور للوضوء - احمد - مطبوعہ مصر قدیم ص ۳۰۳ ج ۵ - ترمذی - ابواب الطہارۃ باب ماجاء فی سور الہرۃ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ - باب سور الہرۃ - نسائی - کتاب الطہارۃ - باب سور الہرۃ - ابن ماجہ - ابواب الطہارۃ وسننہا - باب الوضوء بسور الہرۃ - دارمی - کتاب الوضوء باب الہرۃ اذا ولغت فی الاناء - حدیث ۴۴۶ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ باب سور حدیث ۴۴۷ - شرح السنۃ - حدیث ۴۴۸ نسائی - کتاب الطہارۃ - باب ذکر الاغتسال فی القصعۃ التی یعجن فیہا - ابن ماجہ - ابواب الطہارۃ وسننہا - باب الرجل والمرأۃ یغتسلان من اناء واحد - حدیث ۴۴۹ - مالک - الطہور للوضوء - مرسلین - حدیث ۴۵۰ - ابن ماجہ - ابواب الطہارۃ وسننہا - باب الحیاض - حدیث ۴۵۱ - دارقطنی - کتاب الطہارۃ - باب الماء المسخن - حدیث ۴۵۲ - بخاری - کتاب الوضوء - باب اذا شرب الکلب فی اناء - مسلم - کتاب الطہارۃ - باب حکم ولوغ الکلب - حدیث ۴۵۳ - بخاری - کتاب الوضوء - باب صب الماء علی البول فی المسجد - کتاب الادب - باب قول النبی یسروا ولا تعسروا حدیث ۴۵۴ بخاری - کتاب الادب - باب ترک النبی والناس الاعرابی حتی فرغ من بولہ - باب صب الماء علی البول - کتاب الادب - باب الرفق فی الامر کلہ - مسلم - کتاب الطہارۃ - باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات حدیث ۴۵۵ بخاری - کتاب الوضوء - باب غسل الدم - کتاب الحیض - باب غسل دم الحیض - مسلم - کتاب الطہارت - باب نجاست الدم وکیفیۃ غسلہ حدیث ۴۵۶ - بخاری - کتاب الوضوء - باب غسل المنی - باب اذا غسل الجنا - مسلم - کتاب الطہارت - باب حکم المنی - حدیث ۴۵۷ - مسلم - کتاب الطہارۃ باب حکم المنی - حدیث ۴۵۸ - مسلم - کتاب الطہ

Marfat.com

حکم المنی حدیث ۴۵۸ - مسلم - کتاب الطہارۃ . باب حکم المنی - حدیث ۴۵۸ - بخاری - کتاب الوضوء . باب بول الصبیان . کتاب
ب . باب السعوط بالقسط البحری - مسلم . کتاب الطہارۃ . باب حکم بول الطفل الرضیع - حدیث ۴۵۹ - مسلم - کتاب الحیض . باب طہارۃ
د المیتۃ بالدباغ - حدیث ۴۶۰ - بخاری - کتاب الزکوٰۃ . باب مایذکر فی الصدقۃ کتاب البیوع . باب جلود المیتۃ قبل ان تدبغ کتاب
بیع . باب جلود المیتۃ - مسلم - کتاب الحیض . باب طہارۃ جلود المیتۃ بالدباغ - حدیث ۴۶۱ - بخاری - حدیث ۴۶۲
محمد . مطبوعہ مصر قدیم ص ۳۴ ج ۲ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ . باب بول الصبی یصیب الثوب - ابن ماجہ . ابواب الطہارۃ وسننہا . باب
اء فی بول الصبی الذی لم یطعم - حدیث ۴۶۳ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ باب فی الاذی یصیب النعل - ابن ماجہ - حدیث ۴۶۴
مد . مطبوعہ مصر قدیم ص ۲۹ ج ۶ - مالک - ترمذی - ابواب الطہارۃ باب ماجاء فی الوضوء من الموطی . ابوداؤد . کتاب الطہارۃ . باب
اذی یصیب الذیل - دارمی - کتاب الوضوء . باب الاجن یطہر بعضہ بعضاً - حدیث ۴۶۵ - ابوداؤد - کتاب اللباس . باب فی جلود النمور
ائی - کتاب الفرع والعتیرہ . باب النہی عن الانتفاع بجلود السباع ۱۲ ترمذی - کتاب اللباس باب ماجاء فی النہی عن جلود السباع -
س دارمی - کتاب الاضاحی . باب النہی عن جلود السباع - حدیث ۴۶۷ - ترمذی - حدیث ۴۶۸ - ترمذی - کتاب اللباس
- ماجاء فی جلود المیتۃ . ابوداؤد - کتاب اللباس - باب من روی ان لایستنفع باہاب المیتۃ . نسائی - کتاب الفرع والعتیرہ - باب
بغ بہ جلود المیتۃ - ابن ماجہ - حدیث ۴۶۹ - مالک - کتاب الصید . باب ماجاء فی جلود المیتۃ - ابوداؤد - کتاب اللباس
فی اہب المیتۃ - حدیث ۴۷۰ - احمد . مطبوعہ مصر قدیم ص ۳۳۹ ج ۶ - ابوداؤد - کتاب اللباس . باب فی اہب المیتۃ - حدیث ۴۷۱
مد . مطبوعہ مصر قدیم ص ۴۷۶ ج ۳ - ابوداؤد - کتاب اللباس . باب فی اہب المیتۃ - حدیث ۴۷۲ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ . باب
اذی . یصیب الذیل - حدیث ۴۷۳ - ترمذی - ابواب الطہارۃ . باب ماجاء فی الوضوء من الموطی - حدیث ۴۷۴ - بخاری
ب الوضوء . باب اذا شرب الکلب فی الاناء - حدیث ۴۷۵ - احمد - دارقطنی - کتاب الطہارۃ . باب نجاست البول . حدیث ۴۷۶
لم - کتاب الطہارۃ . باب التوقیت فی المسح علی الخفین - حدیث ۴۷۷ - مسلم - کتاب الصلوٰۃ . باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بہم
یث ۴۷۸ - دارقطنی - کتاب التیمم . باب المسح علی الخفین . منتقی لابن تیمیہ کتاب التیمم . باب المسح علی الخفین . حدیث ۴۷۹
ذی - ابواب الطہارۃ . باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم . نسائی - کتاب الطہارۃ . باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر - - - - - -

حدیث ۴۸۰ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ . باب کیف المسح . ترمذی . ابواب
رۃ . باب فی المسح علی الخفین اعلاہ واسفلہ . ابن ماجہ . ابواب الطہارۃ وسننہا . باب فی المسح اعلی الخف واسفلہ . حدیث ۴۸۱ - ترمذی
الطہارۃ . باب فی المسح علی الخفین ظاہرہما . ابوداؤد - کتاب الطہارۃ . باب کیف المسح - حدیث ۴۸۲ - احمد - ترمذی .
الطہارۃ . باب فی المسح علی الجوربین والنعلین . ابن ماجہ - ابواب الطہارۃ وسننہا . باب المسح علی الجوربین والنعلین . ابوداؤد - کتاب الطہارۃ
ح علی الجوربین - حدیث ۴۸۳ - احمد - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ - باب المسح علی الخفین - حدیث ۴۸۴ - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ
ح علی الجوربین - دارمی - کتاب الصلوٰۃ - باب المسح علی النعلین - حدیث ۴۸۵ - مسلم - کتاب المساجد - باب مواضع الصلوٰۃ
ث ۴۸۶ - بخاری - کتاب الغسل - باب الصعید الطیب وضوء المسلم یکفیہ من الماء - کتاب التیمم - باب بعد باب التیمم ضربۃ - کتاب المناقب
ات النبوت - مسلم - حدیث ۴۸۷ - بخاری - کتاب التیمم - باب ہل ینفخ فی یدیہ بعد مایقرب بہما الصعید للتیمم - مسلم —
یف - باب التیمم - حدیث ۴۸۸ - شرح السنہ - حدیث ۴۸۹ - احمد - ترمذی - ابواب الطہارۃ وسننہا - باب التیمم
اذا لم یجد الماء - ابوداؤد - کتاب الطہارۃ - باب الجنب یتیمم - نسائی - کتاب الطہارۃ - باب الصلوٰۃ بتیمم واحد - حدیث ۴۹۰ -

۱۲ حدیث ۴۶۹ . احمد . مطبوعہ مصر قدیم ص ۳۳۹ ج ۶ - ابوداؤد - کتاب اللباس . باب فی جلود النمور - نسائی - کتاب الفرع والعتیرہ

ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی الجرح تیمم۔ ابن ماجہ۔ ابواب الطہارۃ وسننہا۔ باب فی الجروح تصیبہ الجنابۃ حدیث ۴۹۱۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ باب فی المتیمم یجد الماء بعد۔ ما یصلی فی الوقت۔ حدیث ۴۹۲۔ بخاری۔ کتاب التیمم باب فی الخضراذا لم یجد الماء۔ مسلم۔ کتاب الحیض۔ باب التیمم۔ حدیث ۴۹۳۔ ابوداؤد کتاب الطہارۃ۔ باب التیمم فی الحضر۔ حدیث ۴۹۴۔ بخاری۔ کتاب الجمعہ۔ باب فضل غسل یوم الجمعۃ باب ہل علی من لا یشہد الجمعۃ غسل۔ باب الخطبۃ علی المنبر۔ مسلم۔ کتاب الجمعہ۔ فضل استحباب الغسل والسواک۔ حدیث ۴۹۵۔ بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب وضوء الصبیان ومتی یجب علیہم الغسل کتاب الجمعہ۔ باب فضل الغسل۔ یوم الجمعۃ باب ہل علی من لا یشہد الجمعۃ الغسل۔ کتاب الشہادات۔ باب بلوغ الصبیان وشہادتہم۔ مسلم۔ کتاب الجمعۃ۔ فضل فی استحباب الغسل والسواک حدیث ۴۹۶۔ بخاری کتاب الجمعہ۔ باب فضل علی من لا یشہد الجمعۃ غسل، کتاب المناقب باب الاول۔ مسلم۔ کتاب الجمعہ۔ باب فضل فی استحباب الغسل والسواک۔ حدیث ۴۹۷۔ احمد مطبوعہ مصر قدیم ج ۵ ص ۳۱۷۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارت۔ باب فی الرخصۃ فی ترک الغسل۔ ترمذی۔ ابواب الجمعۃ۔ باب فی الوضوء یوم الجمعۃ۔ نسائی۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی ترک الغسل یوم الجمعۃ۔ حدیث ۴۹۸۔ ابن ماجہ۔ ابواب الجنائز۔ باب ماجاء فی غسل المیت۔ احمد۔ ترمذی۔ ابواب الجنائز۔ باب ماجاء فی غسل عن غسل المیت۔ ابوداؤد۔ کتاب الجنائز باب فی الغسل من غسل المیت حدیث ۴۹۹۔ ابوداؤد۔ کتاب الجنائز۔ باب فی الغسل من غسل المیت حدیث ۵۰۰۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی الرجل یسلم فیؤمر بالغسل۔ نسائی۔ کتاب الطہارۃ۔ باب غسل الکافر اذا اسلم۔ حدیث ۵۰۱۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی الرخصۃ ترک الغسل یوم الجمعۃ حدیث ۵۰۲۔ مسلم۔ کتاب الحیض باب جواز غسل الحائض حدیث ۵۰۳۔ بخاری۔ کتاب الحیض۔ باب مباشرۃ الحائض۔ کتاب الصوم باب غسل المعتکف۔ کتاب اللباس۔ باب ترجیل الحائض زوجہا۔ مسلم۔ کتاب الحیض۔ باب جواز غسل الحائض رأس زوجہا حدیث ۵۰۴۔ مسلم۔ کتاب الحیض۔ باب جواز غسل الحائض رأس زوجہا۔ حدیث ۵۰۵۔ بخاری۔ کتاب الحیض باب قراءۃ الرجل فی حجر امرأتہ کتاب التوحید۔ باب قول النبی ﷺ الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام۔ مسلم۔ کتاب الحیض۔ باب جواز غسل الحائض حدیث ۵۰۶۔ مسلم۔ کتاب الحیض۔ باب جواز غسل الحائض رأس زوجہا حدیث ۵۰۷۔ بخاری۔ کتاب الحیض۔ باب ہل یعاب الصلوٰۃ عن النفساء۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب اذا اصاب ثوب المصلی امرأتہ باب اذا صلی الی فراش فیہ حائض۔ مسلم حدیث ۵۰۸۔ ترمذی ابواب الطہارۃ باب ماجاء فی کراہیۃ اتیان الحائض۔ ابن ماجہ۔ ابواب الطہارۃ وسننہا۔ باب النہی عن اتیان الحائض۔ دارمی۔ کتاب الوضوء۔ باب من اتی امرأتہ فی دبرہا حدیث ۵۰۹۔ ترمذی۔ ابواب الطہارۃ۔ باب ماجاء فی الکفارۃ فی ذلک۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی اتیان الحائض۔ نسائی۔ کتاب الطہارۃ۔ باب ما یجب علی من اتی حلیلتہ۔ ابن ماجہ ابواب الطہارۃ وسننہا۔ باب فی کفارۃ من اتی حائضا۔ دارمی۔ کتاب الوضوء۔ باب من قال علیہ الکفارۃ۔ حدیث ۵۱۱۔ ترمذی۔ ابواب الطہارۃ۔ باب ماجاء فی الکفارۃ فی ذلک حدیث ۵۱۲۔ مالک۔ العمل فی التیمم۔ باب ما یحل للرجل من امرأتہ وہی حائض۔ دارمی۔ کتاب الوضوء باب مباشرۃ الحائض۔ حدیث ۵۱۳۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی الرجل یصیب من الحیض ما دون الجماع۔ حدیث ۵۱۴۔ بخاری۔ کتاب الوضوء۔ باب غسل الدم۔ کتاب الحیض۔ باب الاستحاضۃ۔ باب اقبال المحیض۔ باب اذا حاضت فی شہر ثلث حیض۔ مسلم کتاب الحیض۔ باب المستحاضۃ وغسلہا وصلوٰتہا۔ حدیث ۵۱۵۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی المرأۃ تستحاض۔ نسائی۔ کتاب الطہارۃ۔ باب المرأۃ تکون لہا ایام معلومۃ حدیث ۵۱۶۔ مالک۔ ماجاء فی المستحاضۃ۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ، باب فی المرأۃ تستحاض۔ نسائی۔ کتاب الطہارۃ۔ باب المرأۃ تکون لہا ایام معلومۃ۔ دارمی۔ کتاب الوضوء باب فی غسل المستحاضۃ حدیث ۵۱۷۔ ترمذی۔ ابواب الطہارۃ۔ باب ماجاء فی المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوٰۃ۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب من قال تغتسل من طہر الی طہر۔ حدیث ۵۱۸۔ احمد۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب من قال اذا اقبلت الحیضۃ تدع الصلوٰۃ۔ ترمذی۔ ابواب الطہارۃ۔ باب فی مستحاضۃ انہا تجمع بین الصلوٰتین بغسل واحد حدیث ۵۱۹۔ ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب من قال تجمع بین الصلوٰتین وتغتسل لہما غسلا واحدا۔ حدیث ۵۲۰۔ مسلم۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فضل الوضوء والصلوٰۃ عقبہ حدیث ۵۲۱۔ بخاری۔ کتاب مواقیت الصلوٰۃ۔ باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ۔ مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب فضل الصلوٰۃ المکتوبۃ حدیث ۵۲۲۔ بخاری۔ کتاب مواقیت الصلوٰۃ۔ باب الصلوٰۃ کفارۃ۔ مسلم۔ کتاب التوبہ۔ باب قولہ ان الحسنات یذہبن السیئات حدیث ۵۲۳۔ بخاری۔ کتاب المحاربین اذا اقر بالحد ولم یبین۔ مسلم۔ کتاب التوبہ۔ باب قولہ ان الحسنات یذہبن السیئات حدیث ۵۲۴۔ بخاری۔ کتاب مواقیت الصلوٰۃ۔ باب فضل الصلوٰۃ۔ یوقتہا کتاب الجہاد۔ باب فضل الجہاد۔ کتاب الادب۔ باب قولہ وصینا الانسان۔ کتاب التوحید باب وکان النبی ﷺ الصلوٰۃ عملا۔ مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب بیان کون الایمان باللہ افضل الایمان۔ حدیث ۵۲۵۔ مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب بیان اطلاق اسم الکفر۔ حدیث ۵۲۶۔ احمد۔ مطبوعہ مصر قدیم ج ۵ ص ۳۱۷۔ ابوداؤد۔ مالک۔ نسائی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب المحافظۃ علی الصلوٰۃ الخمس حدیث ۵۲۷۔ احمد۔ مطبوعہ مصر قدیم ج ۵ ص ۲۵۱۔ ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ باب ماذکر فی فضل الصلوٰۃ حدیث ۵۲۸۔ ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ حدیث ۵۲۹۔ احمد۔ مطبوعہ مصر قدیم ج ۵ ص ۳۴۶۔ ترمذی۔ ابواب الایما

(بقیہ حوالہ جات صفحہ ۱)

Marfat.com

معارف القرآن

ولانا سید عبدالرؤف عالی

مرتب مخطوطات دارالعلوم دیوبند

ارشاداتِ نبوی کا حسین گلدستہ

مشکوٰۃ المصابیح

عام فہم اردو ترجمہ اور دل نشین تشریح کے ساتھ

جسمیں قدیم معانی و مطالب اور جدید تشریحات و معارف

کے قیمتی پھول بہت سلیقے سے سجائے گئے ہیں۔

اور مشکوٰۃ کی مقبولِ عام شرح مظاہر حق

کو پہلی بار زبان و بیان کے نفیس ترین سانچے

میں ڈھالا گیا ہے

ناشر:- اشاعت منزل دیوبند سہارنپور یوپی

Marfat.com